



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کسی شخص کے پاس صرف سات تولہ سونا ہے، اور اڑتالیس تولہ چاندی تو دونوں اپنے نصاب شرعی سے کم ہیں، ایسی صورت میں کیا شیخ مذکورہ معاف ہے، یا دونوں کو مال کر قیمت سے نصاب پورا کر کے زکوٰۃ دینی ہوگی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہی مسلک ہے کہ جب سونا اور چاندی نصاب سے کم ہوں تو دونوں کو ملا کر قیمت پر زکوٰۃ دینی چاہیے۔ مؤطا میں اس کے متعلق انہوں نے کچھ تفصیل کی ہے۔ علامہ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس پر نکیر کیا ہے، اور فرمایا ہے کہ جب دونوں اپنے نصاب سے کم ہیں، تو زکوٰۃ ساقط ہے تحقیق سے یہ بات محقق ہے، اس لیے کہ سونا چاندی دونوں الگ الگ جنس ہیں، ہر ایک کے الگ الگ نصاب ہیں، اسی حساب سے شارح علیہ السلام نے زکوٰۃ مقرر فرمائی ہے، پھر دونوں کو ایک جگہ کیسے ملایا جائے گا، جس طرح مثلاً کسی کے پاس چار اونٹ ہوں، اور ۲۹ گائیں، اور ۳۹ بکریاں تو اس کے مال دار ہونے میں تو کوئی شبہ نہیں ہے، مگر صاحب زکوٰۃ اس کو نہیں کہا جائے گا، نہ اس کے ذمہ کسی قسم کی زکوٰۃ ہے، نہ ان مویشیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا، اسی طرح سونے اور چاندی کو ایک جگہ ملا کر زکوٰۃ دینی ہوگی، بلکہ ایسی صورت میں زکوٰۃ معاف ہوگی۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 86

محدث فتویٰ